ریڈیکل نوجوانوں کا وسیع اور مضبوط جوشیلا گروپ موجود ہے جو اپنے بزرگوں کی حکیمانہ پالیسی سے زیادہ جوشیں رفتار رکھتا ہے۔

مصری معاشرے میں خالص اسلامی اثرات اتنے تیزی سے نفوذ کر رہے ہیں کہ کل تک جہاں غیر ملکی ثقافت حکمران تھی، وہاں یہ عالم ہے کہ یونیورسٹیوں، کالجوں اور سکولوں کی لڑکیاں اسلامی لباس کو اپنا چکی ہیں اور اب گلیوں اور بازاروں میں اس لباس کو بطور فیشن اختیار کیا جا رہا ہے۔ ذرائع ابلاغ جو کل تک غیر اسلامی افکار و نظریات کی اشاعت کے لیے وقف تھے، اعتدال کی راہ پر آ گئے ہیں، چنانچہ نماز کا وقت آتا ہے تو نشریات رک جاتی ہیں۔ اگر اس وقت ریڈیو اور ٹیلی وژن سے خبریں سنائی جا رہی ہوں، تو خبریں ادھوری چھوڑ دی جاتی ہیں، چاہے کوئی فقرہ نامکمل ہی کیوں نہ رہ جائے۔ ریڈیو اور ٹیلی وژن سے دینی مباحث پر آزادانہ گفتگو ہوتی ہے۔ بلکہ دینی و سیاسی موضوعات پر سوالات اور اعتراضات بھی اٹھائے جاتے ہیں۔ اسلامی شریعت کے مکمل نفاذ کی بحثیں ہوتی ہیں اور خوش آئند بات یہ ہے کہ بحث کرنے والوں کی بڑی تعداد ان کی ہوتی ہے جو اسلامی افکار اور اسلام پر کامل یقین رکھتے ہیں۔

مصر کا سب سے بڑا مسئلہ اقتصادی خرابیٔ احوال ہے جس کی وجہ سے حکومت بڑی آزمائش میں ہے۔ عوام کا نقطۂ نظر معاشی بگاڑ کے متعلق یہ ہے کہ یہ سارے حالات اسلام سے انحراف کی سزا ہیں۔ ان حالات سے نجات کی واحد راہ یہ ہے کہ اسلامی نظام کو خلوص سے رائج کیا جائے۔ اس دوگانہ دباؤ سے خدا کرے کہ اچھے نتائج برآمد ہوں۔

ترکیہ میں حالات کا مدّ و جزر

ترکی سے ایک اچھی خبر ہے کہ پروفیسر نجم الدین اربکان اور ان کی ملی سلامت پارٹی کے خلاف آزمائشوں کا دور (عارضی طور پر سہی) ختم ہو چکا ہے۔ پروفیسر اربکان اور ان کے ساتھیوں کے خلاف مقدمات اور سزائیں سنانے کا سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ سپریم کورٹ نے ان مقدمات کو کم وزن قرار دے کر ہائی کورٹ کو بھجوا دیا۔ ہائی کورٹ نے ایک برس تک سماعت کی اور بالآخر فیصلہ دیا کہ شہادتیں کمزور ہیں لہٰذا ملزمان کو بے گناہ قرار دیا جاتا ہے۔ اس فیصلے میں ایک استثنیٰ